لاک ڈاؤن میں اسکاٹ لینڈ:

مجرمانہ نظامِ انصاف میں لوگ

گلاسگو یونیورسٹی
مصوری از صوفیا نیلسن

تصویری مجموعہ کے بارے میں:

ان کتابچوں میں جو کہانیاں ہیں ان لوگوں کی ہیں جو اپنے تجربات بتا رہے ہیں، جو کہ لاک ڈاؤن میں اسکاٹ لینڈ اسٹڈی کا حصہ ہیں، جن کے بغیر یہ کام ناممکن ہوتا- گلاسگو یونیورسٹی میں محققین کی ایک بڑی ٹیم نے یہ کام مکمل کیا اور چیف سائنٹسٹ آفس (اسکاٹ لینڈ) نے اس کے لئے پیسے فراہم کیے- آپ یہاں اس مطالعہ کے بارے میں مزید جان سکتے ہیں: https://scotlandinlockdown.co.uk/

ڈاکٹر کیٹلن گورملی، ڈاکٹر فلیپا وائزمین اور ڈاکٹر نغمانہ مرزا، جو گلاسگو یونیورسٹی کے اسکول آف سوشل اینڈ پولیٹیکل سائنسز میں کام کرتے ہیں، انھوں نے یہ کتابچے تیار کیے ہیں- یہ تینوں مل کر لاک ڈاؤن میں اسکاٹ لینڈ اسٹڈی پر کام کر رہے تھے اور وہ تحقیق کی مدد سے ان کہانیوں کو آسانی سے قابل پہنچ بنانے کی نیت سے تخلیقی انداز میں شائع کرنا چاہتے تھے-

ان سلسلوں کو اسکاٹ لینڈ میں مقیم ایتھنوگرافک آرٹسٹ (نسلیاتی فنکار) اور السٹریٹر (مصور) صوفیا نیلسن نے تصاویر کے ذریعے واضح اور ممکن بنایا ہے- ان کا مزید کام انسٹاگرام، ٹویٹر یا آن لائن دیکھا جا سکتا ہے-

ان سلسلوں کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ جینیفر ریک نے کیا تھا، اردو اور عربی زبانوں میں ترجمہ آمنہ مسلم ویمنز ریسورس سینٹر (Amina MWRC) کے تعاون سے ہوا تھا-

VIA VERITAS VITA

University of Glasgow

مارچ 2020 میں کوووڈ-19 وباء کی وجہ سے اسکاٹ لینڈ لاک
ڈاؤن میں چلا گیا- ہم سب کو 'گھر میں رہنے'، 'محفوظ رہنے' اور
'این ایچ ایس (NHS) کا بچاؤ' کر نے کو کہا گیا تھا اور کہ 'ہم سب
مل کر اس میں ہیں-' یہ ان لوگوں کے لیے نہیں تھا جو پہلے سے
ہی پسماندہ اور الگ تھے اور وباء کی پابندیوں کے نتیجے میں
انہیں مزید مشکلات اور تفریق کا سامنا کرنا پڑا-

یہ مجموعہ چار کمیونٹی حلقوں کو دکھاتا ہے- ان حلقوں سے وابستہ لوگوں نے اپنے تجربات 'لاک ڈاؤن میں اسکاٹ لینڈ اسٹڈی' کا حصہ ہوئے ہمیں بتائے- ان میں شامل ہیں:

اس کے بعد آنے والی تصاویر لاک ڈاؤن میں ان کی آپنی زندگی کے تجربات جو انھوں نے خود بتائے ہیں، کو دکھاتی ہیں-

لاک ڈاؤن کے دوران مجرمانہ نظامِ انصاف میں
لوگوں کو اور بھی زیادہ سخت سزاؤں کا سامنا
کرنا پڑا۔ امداد (سپورٹ) کے ذرائع کو ہٹا
دیا گیا تو لوگوں کو شدید تنہائی کا
سامنا کرنا پڑا۔
"ہم کووڈ-19 پینڈیمک کے بھولے ہوئے لوگ
ہیں۔ ہم انسانوں پر کوئی ہمدردی نہیں
دکھائی گئی۔"

مارچ 2020 سے اسکاٹش جیلیں مکمل لاک ڈاؤن میں چلی گئیں۔ تمام
سرگرمیاں بندہو گئیں: نہ کوئی کام، نہ کوئی جم، نہ کوئی تعلیم، نہ
کوئی لائبریری کھلی رہی، نہ کوئی ملنا ملانا اور نہ کوئی امدادی گروپ
موجود تھے-
”ہم دن میں 23 ½ گھنٹے بند رہتے
ہیں، میرا وزن بڑھ گیا ہے، اداس
رہتا ہوں، ورزش
بھی نہیں ہوتی...یہ
جگہ غیر موزوں ہے اور اسے کھلا نہیں ہونا چاہیے۔
پانی آلودہ ہے، نہانے کی جگھوں پر پھپھوندي ہے،
جیل کے سیلوں میں صفائی نہیں- یہ جیل رہنے
کے قابل نہیں ہے اور لاک ڈاؤن نے اسے
اور بھی 100 فیصد زیادہ بدتر
بنا دیا ہے-"
”ہم لاک اپ اور لاک ڈاؤن
دونوں کا شکار ہیں۔“

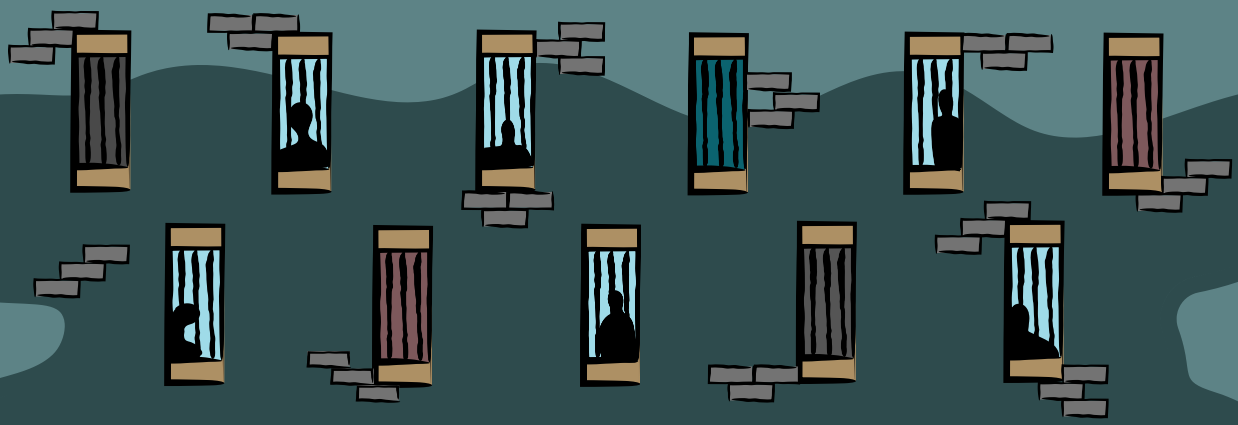

کووڈ کی پابندیوں کی معلومات اسکاٹش پریزن سروس
(SPS) سے واضح نہ تھیں:

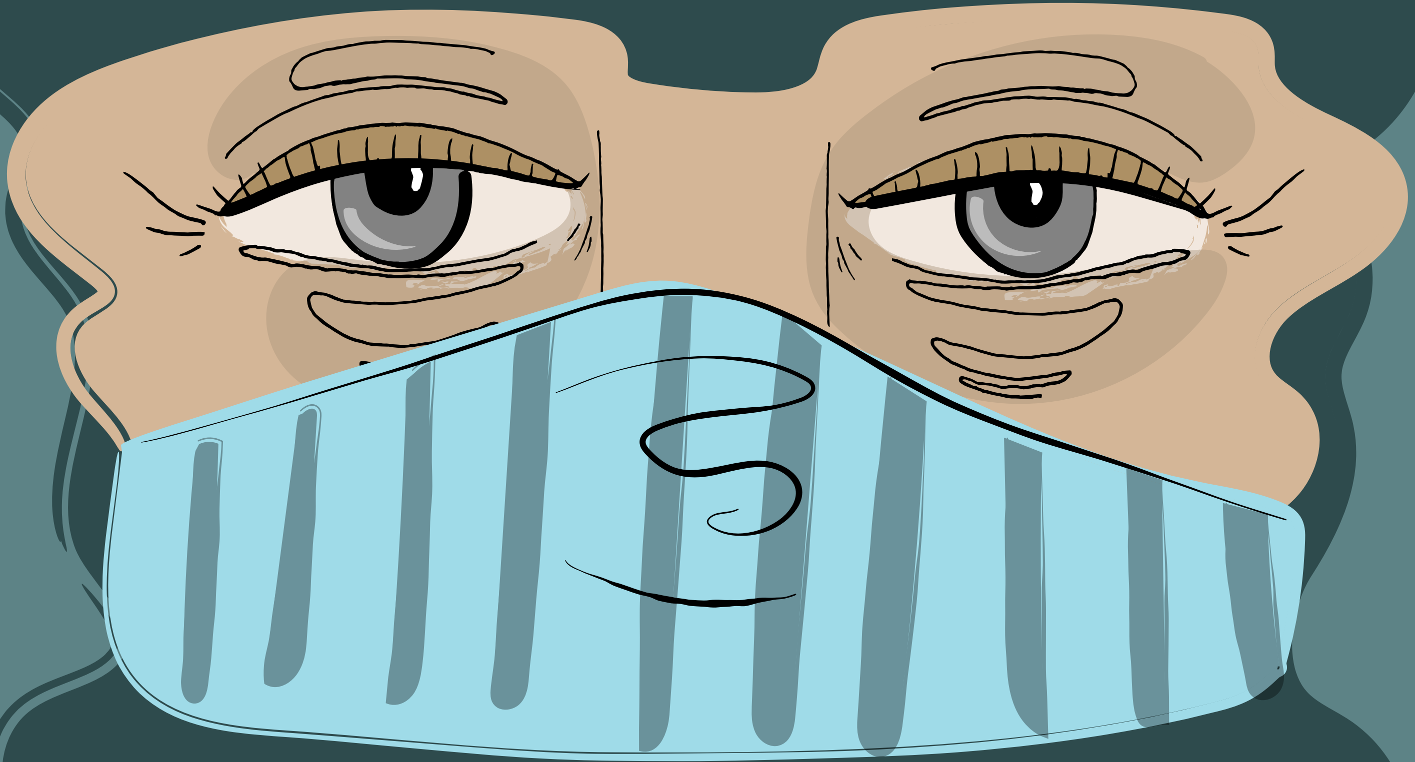

"ایسا لگتا ہے جیسے جیل چڑیا گھر کی طرح چلایا جا رہا ہے - عملے کو الجھے ہوئے پیغامات دیے جاتے ہیں۔ ایک دن ہال کو کھول دیا جاتا ہے اور کبھی کچھ جیل کے سیلوں کو کووڈ کے ڈر سے بند کر دیا جاتا ہے-"

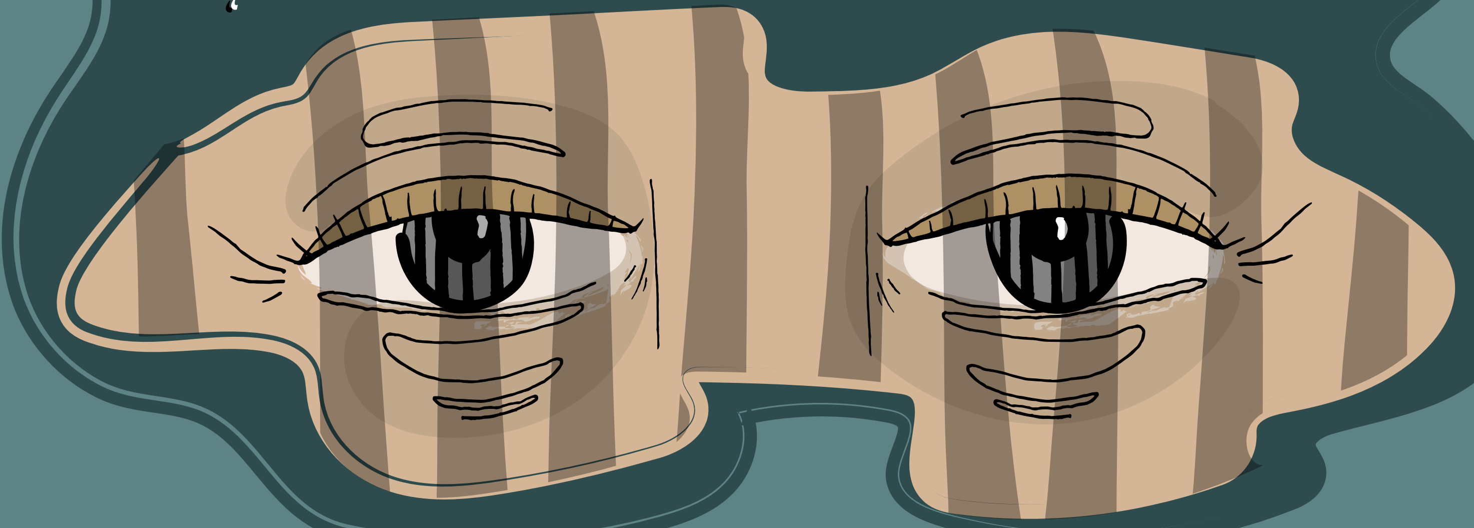

"ایس پی ایس (SPS) خاندان والوں سے رابطے میں نہیں رہتے اور ویب سائٹ پر بھی اکثر سوالات کے جوابات موجود نہیں ہیں-"

لوگ جیلوں میں بھی اپنے آپ کو وائرس سے محفوظ نہیں رکھ سکے:

لاک ڈاؤن کے دوران جیلوں میں ذہنی صحت کی امدادی خدمات مہیا نہیں تھیں-
"سیل میں اکیلے رہتے ہوئے گھبراہٹ محسوس ہوتی تھی- کووڈ-19 کا سوچتے ہی افسردہ خیالات ذہن میں آنے لگتے تھے- میں جلدی سو جاتا تھا تاکہ دن کے خیالات کے بارے میں نہیں سوچنا پڑے-"
”اگر کووڈ-19 یہاں کافی برا نہیں تھا بلکہ بدنصیبی سے اسی دوران میرے والدصاحب کا انتقال بھی ہو گیا- اس درد کو اکیلے برداشت کرنے سے میں ٹوٹ کر رہ گیا-“
"سیل میں لمبے عرصے کے لیے بند رہنے سے اور سب معمول کے الٹ جانے کی وجہ سے ایک محدود ادمی اور بھی محدودتر ہوگیا ہے. قیدیوں میں کسی کو نہیں جانتا جو ذہنی طور پر متاثر نہ ہوا ہو، کچھ نے تو خودکشی بھی کرلی ہے-"

جیل میں اپنے خاندان والوں سے، اپنے پیاروں سے رابطہ رکھنا محدود تھا-
”موبائل فون کے سگنل کے مسائل تھے اور ہال کے فون کے استعمال کے مواقع اور بھی کم ہو گئے- ٹیکنالوجی کے مسائل کی وجہ سے ویڈیو پر ملاقاتیں صحیح طرح سے کام نہیں کرتی تھیں اور کچھ خاندانوں کے پاس مناسب ڈیوائسز (آلات) نہیں تھیں-“
"یہاں تک کہ آمنے سامنے ملاقات نہ کرنا, اسے نہ دیکھنا اور خود فیصلہ نہ کر سکنا کہ وہ کیسا ہے بہت مشکل تھا- میں یہ نہیں جانتی تھی کہ آیا وہ محفوظ تھا، مجھے نہیں معلوم تھا کہ آیا وہ ان قیدیوں میں سے ایک تھا جو خود کو دوسروں سے الگ رکھ رہا تھا- اس کی خبر نہ ملنا, نہ جاننا کہ اگر اسے کووڈ ہوا ہے، یہ واقعی ایک مشکل وقت تھا-"

"اب جب کہ میری بیٹی اسکول اور نرسری دوبارہ جانے لگی ہے، وہاں ہفتہ اتوار کو کوئی ویڈیو پر ملاقاتیں نہیں ہوتیں اور جو ہوتی ہیں صرف صبح 9 بجے سے ہوتی ہیں اور بیٹی کے نرسری سے واپس آنے سے پہلے ہی ختم ہو چکی ہوتی ہیں-"
"یہ بہت مشکل ہے کیونکہ خاندان والوں سے رابطہ نہیں رکھا جا سکتا اور اس کا میری ذہنی صحت پر بہت زیادہ اثر پڑ رہا ہے اور میں پریشان ہوں کہ میری بیٹی بھول جائے گی میں کون ہوں-"
"میں اپنی آمنے سامنے کی ملاقاتیں یاد کرتا ہوں جیسے کہ ملاقات کے آخر میں اپنی بیٹی کو گلے لگانا-"

لوگ جو کمیونٹی پر مبنی سزاؤں پر اندر تھے اور تنہا ہو گئے-

بہت سے لوگ جب جیل سے نکلے تو بے گھر ہو گئے- اس سے ہاسٹلوں میں بھیڑ ہو گئی اور ہاسٹلوں میں رہنا بہت خطرناک ہوگیا-
”جیل چھوڑنا، پھر ہاسٹل کے اندر ایک افراتفری کے ماحول میں جانا، گھرا ہونا لوگوں سے جو ہر روز بھاری مقدار میں منشیات لیتے ہیں- لہذا اگر انہوں نے اپنی قید کے دوران منشیات کا استعمال نہیں کیا ہے، تو ان کا زیادہ مقدار میں لینے کا خطرہ بہت زیادہ ہے-“

چھوٹی کمیونٹی پر مبنی تنظیموں کو اپنی خدمات کی فراہمی کو تبدیل کرنا پڑا اور اکثر ایمرجنسی حالات سے نمٹنا پڑا۔
"میرے کام کی نوعیت بدل گئی ہے، میں نوجوانوں کو مجرمانہ نظامِ انصاف میں جانے سے اور مردہ خانے میں جانے سے روکتا ہوں۔ خودکشی کی کوششوں میں اضافہ ہوگیا ہے کیونکہ لوگ ان حالات میں زندگی نہیں بسر کر سک رہے۔"
XXX
"تو بارہ گھنٹے تک وہ شخص ایک بحران میں تھا اور کسی خدماتی ادارے کو نہیں پتہ چل سکا۔
حقیقتاً ہمیں یہ سامنا کرنا پڑتا ہے،
سچ کہوں یہ واقعی بہت مشکل ہے۔

"مجھے نہیں پتہ کہ اس
بارے میں معلومات یا مشورہ
کہاں سے لوں- جیسے بنیادی
باتیں- آپ کس کو فون ملائیں
جب آپ بہت ذہنی دباؤ
میں ہوں یا غمگین
ہوں؟"
"دوبارہ اپنی زندگی شروع کرنا کیونکہ
میں ابھی جیل سے رہا ہوا ہوں، بینیفٹس
حاصل کرنا اور ہر چیز فون پر کرنا...کووڈ سے
پہلے ان جگہوں پہ جا سکتے تھے، آپ
سامنے بیٹھ کر بات کر سکتے
تھے-"

وہ لوگ جو مجرمانہ نظامِ انصاف میں پھنسے ہوئے ہیں، پینڈیمک نے ان کی اور اُن کے خاندان والوں کی زندگیاں اور بھی مشکل بنا دی ہیں کیونکہ وہ سزا کے بغیر زندگی کا تصور ہی نہیں کر سکتے۔
"میں بہت زیادہ ڈپریشن اور گھبراہٹ کا شکار ہوں- زیادہ دن ہوسٹل میں بیٹھا رہتا ہوں کیونکہ میں ابھی کام نہیں کر رہا- میں کام ڈھونڈ رہا ہوں- انٹرویو دینے کا انتظار کر رہا ہوں, اور چیزوں میں بھی مصروف ہوں لیکن کووڈ میں یہ سب مشکل ہے، ہر چیز بند ہے اور یہ وقت واقعی بہت ذہنی دباؤ... اور دشواری کا ہے-"

ہماری شراکت دار تنظیموں کا شکریہ

Aid & Abet
Amina The Muslim Women's Resource Centre
Crohn's & Colitis UK
Diabetes Scotland
Empower Women for Change
Faith in Community Scotland
Families Outside
Glasgow Disability Alliance
Govan Community Project
Health and Social Care Alliance Scotland
Maryhill Integration Network
People First (Scotland)
Safe in Scotland
Scotland Versus Arthritis
Scottish Refugee Council
Scottish Women's Rights Centre
SOLD
Scottish Prisoners' Advocacy and Research Collective
The Poverty Alliance
Women's Support Project

وباء کے دوران مجرمانہ
نظامِ انصاف میں لوگ اور ان کے
خاندان جھپ کر رہ گئے، انھیں
کووڈ-19 کے زیادہ خطرات اور انصاف کی
بڑھتی ہوئی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ہم نے لائسنس
پر رہا کمیونٹی انصاف کے احکامات پر جیل سے رہا
ہونے والے حال ہی میں پندرہ لوگوں سے بات کی اور
اسکاٹش جیلوں میں رہنے والے جھباسی لوگوں
کو سنا۔ ہم نے جھ خاندان والوں سے بات کی جن
کا کوئی اپنا جیل میں بند تھا اور امدادی تنظبموں
کے گیارہ عملے سے بھی بات کی۔

2022